کارروائی اجلاس مسئولین وفاق المدارس

(منعقدہ ۱۳ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۸ جون ۲۰۰۸ء بروز بدھ)

ادارہ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد!

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسئولین کا اجلاس ۱۳ جمادی الاخرۃ ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۸ جون ۲۰۰۸ء بروز بدھ، صبح پونے دس بجے مرکزی دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان گارڈن ٹاؤن ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت، صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے جب کہ نظامت کے فرائض حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے۔

اجلاس کا آغاز قاری حبیب احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے ملک بھر سے تشریف لانے والے مسئولین کو خوش آمدید کہا اور ان کا شکریہ ادا فرمایا، کہ آپ حضرات شدت گرمی، آخری سال کی تعلیمی وتدریسی مصروفیات کے باوجود طویل پر مشقت سفر کر کے تشریف لائے ہیں اور فرمایا کہ اس وقت ملک بھر میں وفاق المدارس العربیہ کے ۵۵ مسئولین ہیں۔ پھر ان سب حضرات نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔

ناظم اعلیٰ وفاق نے فرمایا کہ مسئولین کا پہلے سلسلہ نہ تھا، مسئولین کا کام دفتر ہی کنٹرول کرتا تھا۔ اب کام بہت پھیل گیا، جسے الحمدللہ ملک بھر میں مسئولین سرانجام دیتے ہیں۔ وفاق المدارس کی ترقی میں آپ حضرات کی کوششوں، خلوص اور دعاؤں کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔

ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے داخلہ برائے سالانہ امتحان ۱۴۲۹ھ کے اعداد وشمار اور گزشتہ سالانہ داخلہ اور سینٹروں کا تقابلی جائزہ پیش فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے:

اس سال ۵۶۷۳۵ طلبہ وطالبات حفظ کے ہیں، اضافہ ۱۸۸۴ طلبہ وطالبات کا ہے۔ اسی طرح شعبہ کتب میں گزشتہ سال بنین وبنات کی تعداد ۱۲۳۸۱۱ تھی۔ اس سال ۱۲۸۷۸۵ ہے، اضافہ ۴۹۷۴ طلبہ وطالبات کا ہے، مجموعی طور پر حفظ وکتب کے داخلہ کے اعتبار سے طلبہ وطالبات کی گزشتہ سال تعداد ۱۷۸۶۶۲ ہے۔ اس سال کی مجموعی تعداد ۱۸۵۵۲۰ ہے، مجموعی اضافہ ۶۸۵۸ ہے۔ فالحمدللّٰہ علی ذلك.

اسی طرح گزشتہ سال بنین و بنات کے سینٹروں کی تعداد ۱۰۲۷ تھی۔اس سال بنین و بنات کے سینٹروں کی تعداد ۱۰۳۷ ہے۔مجموعی طور پر ۱۰ سینٹروں کا اضافہ ہوا ہے۔

وفاق المدارس سے گزشتہ سال ملحقہ مدارس کی تعداد ۸۵۳۷ تھی،اس سال ۹۱۵۶ ہے،مجموعی طور پر ۶۱۹ مدارس کا اضافہ ہوا ہے۔یہ بھی یادر ہے کہ ان میں سے کئی مدارس کی شاخیں بھی کام کر رہی ہیں،ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے اجلاس کا ایجنڈا سامنے رکھا کہ امتحانات برائے ۱۴۲۹ھ کے انتظامات کے حوالے سے سالانہ جائزہ لینا ہے،کہ اس امتحانی عمل کو مزید مؤثر،منظم اور قابل تقلید کیسے بنایا جائے،اور اس میں موجود خامیوں کا جائزہ لے کر تدارک کی کوشش کرنا۔اس سلسلہ میں اولاً صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم نے چار اہم اور قیمتی نصائح ارشاد فرمائے:

۱)-آپ نے فرمایا کہ یہ اجتماع جس مقصد کے لئے ہے،اس کے بارے میں گفتگو ہو،غیر متعلقہ بات نہ ہو۔بعض اوقات غیر متعلقہ باتوں میں وقت ضائع ہو جاتا ہے۔اصل مقصد کی بات رہ جاتی ہے۔

۲)-آپ حضرات دیانت دارانہ طور پر اپنی رائے ضرور ارسال فرمائیں،لیکن مشورہ،رائے دینے کے آداب میں سے ہے۔رائے تو دی جائے لیکن اس پر فیصلہ کرنے کے لئے اصرار نہ ہو اور نہ ہی اس کو محسوس کیا جائے کہ ہماری رائے پر فیصلہ کیوں نہیں ہوا؟

۳)-آپ حضرات کی آراء کے بعد ہم اپنے تجربات کی روشنی میں جائزہ لیں گے،اور جس رائے کو قابل عمل اور مفید سمجھا جائے گا اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

۴)-آخر میں حضرت صدر الوفاق مدظلہم نے انتہائی اہم نصیحت فرمائی کہ بنات کے مدارس میں حفظ کی بچیوں کے امتحان کے لئے صرف اور صرف علاقہ کی تجربہ کار قاریہ معلمات کا تقرر کیا جائے۔مرد اساتذہ کو امتحان کے لئے ہرگز متعین نہ کیا جائے۔

حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم کی قیمتی نصائح کے بعد،حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے امتحانات کے حوالہ سے درج ذیل امور پر روشنی ڈالی:

۱-۱۴۲۹ھ کے امتحانات کا نظم: آپ نے فرمایا سالانہ امتحانات قریب ہیں،ان کی تاریخ و جدول ہر مدرسہ میں پہنچ گیا ہے۔کتب کے بنین و بنات کا امتحان ۲۸ رجب ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲ اگست ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ سے شروع ہو کر ۳ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ،بمطابق ۷ اگست ۲۰۰۸ء کو انشاء اللہ ختم ہو جائے گا۔تحفیظ کا امتحان درجہ کتب کے امتحان سے ایک ہفتہ پہلے لے لیا جائے گا۔

تمام مسئول حضرات نگران عملہ کی تربیت کا انتظام فرمائیں، بنین و بنات دونوں نگران عملہ کے لئے تربیتی نشستیں قائم کریں ''طریقہ امتحان کے لئے کتابچہ کی خواندگی فرمائیں'' اس کی ہدایات کی روشنی میں امتحانی عمل کو مزید منظم فرمائیں۔ شعبہ بنات کے نگران عملہ کی تربیتی نشست خود یا تجربہ کار معلمات کے ذریعہ کرائیں۔ تمام امور سے پردہ میں رہ کر انہیں مطلع فرمائیں۔

نگران عملہ کی تقرری کے لئے سابقہ تجربات کی روشنی میں فیصلہ فرمائیں۔

۲-نگران عملہ کے تقرر میں وفاق کے مفاد کو ترجیح دیں، قرابت وقربت کی بجائے اہلیت کو ترجیح دیں۔ اگر کسی میں اہلیت اور قرابت وقربت دونوں چیزیں اکھٹی ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی میں اہلیت نہ ہو، صرف قرابت وقربت ہو، تو بھی مفاد وفاق کو ترجیح دیں۔

۳-کوئی قوم ضابطہ کی پابندی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی، اس لئے آپ اپنا اور اپنے حلقوں کا مزاج بنائیں کہ ضابطے کی پابندی کو اپنے لئے وجۂ معراج سمجھیں۔

۴-نگران عملہ کی تقرری میں اس چیز کا خاص خیال رکھیں کہ کسی غیر مدرس کو یا کسی وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے غیر ملحق مدرسہ کے مدرس کو نگران نہ بنائیں۔ وفاق سے ملحقہ مدارس سے وابستہ حضرات کو ترجیح دی جائے۔

۵-نگران عملہ کی تقرری میں اس بات کا خیال بھی رکھیں کہ مرکز امتحان اور نگران عملہ کی استعداد میں توازن ہو، مثلاً عالمیہ کے سینٹر میں عالمیہ تک پڑھانے والے اساتذہ مقرر کئے جائیں، یہ نہ ہو کہ عالمیہ کے سینٹر میں صرف عامہ وخاصہ تک پڑھانے والے حضرات مقرر ہوں۔ بنات میں بھی اس چیز کا خیال رکھا جائے۔

۶-(حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے یہ بھی فرمایا کہ نگران عملہ کی تقرری کے لئے حتمی فیصلہ ناظم اعلیٰ کی رائے پر ہوتا ہے)۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صرف رہنمائی کے لئے نام بھیجتا ہے، اس لئے آپ حضرات اس سلسلہ میں مکمل سوچ و بچار، اور قواعد وضوابط کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔

۷-نگران عملہ کی تقرری، امتحانی عمل کو مؤثر ومضبوط بنانے کے لئے آپ اپنے علاقہ کے چند معیاری مدارس کے ارباب کو بھی اگر شریک مشورہ کرلیں تو انشاء اللہ اس سے آپ کے اعتماد ورابطہ وغیرہ میں اضافہ ہوگا۔

۸-حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے ایک اہم امر کی طرف متوجہ فرمایا کہ دورانِ امتحان جس طرح طلبہ وطالبات کے لئے موبائل کا استعمال ممنوع ہے، اسی طرح نگران عملہ کے لئے بھی موبائل کے استعمال پر پابندی ہے۔ کیونکہ نگران عملہ کے موبائل استعمال کرنے سے امتحانی عمل کو یکسوئی اور نگران حضرات کی نگرانی میں خلل آئے گا۔ اس لئے نگران اعلیٰ، نگران عملہ سے موبائل امتحان کے شروع وقت میں وصول فرما کر اختتام وقت پر واپس فرمادیں۔

۹- جس سینٹر میں کسی طالب علم کے بارے میں کوئی شکایتی رپورٹ ہو، تو آپ حضرات نگران اعلیٰ کو اس کا پابند فرمائیں کہ وہ اپنی رپورٹ میں دو معاون نگران میں سے کسی ایک نگران کی، اور مرکز امتحان وابستہ مدرسہ کے اساتذہ میں سے ایک استاد صاحب کی گواہی ضرور دلوائیں، ورنہ کم از کم دو معاون نگران حضرات کے دستخط ضرور لیں۔

۱۰- جس طالب علم سے امتحان میں نقل کا ثبوت ملا ہو، نگران اعلیٰ اس کی صرف شکایتی رپورٹ دفتر نہ بھیجیں، بلکہ نقل کا ثبوت بھی جوابی کاپی کے ساتھ ضرور لف کریں، عام طور پر صرف نقل کی شکایت بھیج دی جاتی ہے، نقل کا ثبوت نہیں بھیجا جاتا۔

۱۱- حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے امتحانی نظم کے حوالے سے آخر میں فرمایا کہ آپ وفاق المدارس کے نمائندہ ہیں، اس نمائندگی کو بہر حال ترجیح میں رکھیں، ہر فرد کی کسی جماعت سے وابستگی ہوتی ہے، وفاق کے معاملہ میں کسی جماعتی وابستگی کو آڑے نہ آنے دیں، اس سے بالاتر ہو کر وفاق کے مفاد کو فوقیت دیں، اس سے انشاء اللہ مدارس کے دشمن خائب و خاسر ہوں گے، یہ طرز اہل حق کی نمائندہ تنظیم کی ترجیح و ترقی میں انشاء اللہ معاون ثابت ہوگا۔

اس کے بعد تمام مسئولین سے آراء لی گئی، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۲-......۱) مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے نگران عملہ کے کرایہ بل کے حوالہ سے تجویز دی، کہ اس میں کافی گڑ بڑ ہو جاتی ہے، بعض حضرات کرایہ زیادہ تحریر کرتے ہیں، بالخصوص بنات کے نگران عملہ میں افسوس کن صورت حال ہے کہ بعض نگران محرم کے ساتھ نہیں جاتیں، جب کہ کرایہ وہ اپنے ساتھ محرم کا بھی تحریر کرتی ہیں، اس میں دو خرابیاں ہیں ایک کرایہ زیادہ وصول کرنا، دوسرا جھوٹ بولنا، اس لئے اگر بنات کے سینٹروں میں متعین معتمد کے ذریعہ اس کی تحقیقات کروائی جائیں کہ کون سی نگران محرم کے ساتھ آئی ہے، اور کون محرم کے بغیر، اور کرایہ کا شیڈول کیا ہے؟ تو کرایہ کا بل نگران اعلیٰ کی بجائے معتمد کے ذریعہ بنوایا جائے، تو اس سے انشاء اللہ وفاق المدارس العربیہ کا کافی پیسہ بچے گا، اور نگران عملہ بھی حرام کھانے سے بچ جائے گا۔

۱۳-......۲) مفتی محمد کفایت اللہ صاحب مدظلہم نے ڈیزل و پیٹرول کی قیمتوں میں حالیہ ہوشربا اضافہ کی وجہ سے رائے دی کہ نگران عملہ کی حق الخدمت میں بھی اضافہ فرمایا جائے۔

۱۴-......۳) حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم نے تجویز دی کہ بعض مدارس میں ہر درجہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی تعداد کم ہوتی ہے، لیکن اسی درجہ سے داخلہ بھیجنے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی پرائیویٹ طور پر پڑھنے والے طلبہ، تاجر اور دیگر سرگرمیوں سے وابستہ حضرات اپنا داخلہ بھجوا دیتے ہیں، اس لئے مسئولین حضرات کو چاہیے وہ گاہے بگاہے مدارس کا معائنہ کرتے رہیں، اور ایسے ارباب مدارس اور طلبہ کی

حوصلہ شکنی ضروری ہے، ورنہ علماء اور مدارس کی بدنامی کے اسباب میں یہ بھی ایک مؤثر سبب ثابت ہوگا۔

۱۵- اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہم نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے معزز ارکان عملہ کی طرف سے پاس کردہ تجویز کو دہرایا، کہ مسئولین حضرات اپنے اپنے علاقوں میں دو معزز علماء حضرات پر مشتمل کمیٹی تشکیل دیں، جو مختلف اوقات میں سینٹروں کا جائزہ لے اور معائنہ کرے، اس سے انشاء اللہ بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔

۱۶- ......۴) اس کے بعد حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی نے تجاویز برائے اصلاح تحفیظ القرآن الکریم کمپوز شدہ پڑھ کر سنائیں۔

۱۷- ......۵) یہ رائے بھی سامنے آئی کہ مسئول حضرات، ممتحنین حفظ کا اجلاس بلا کر انہیں مکمل ذمہ داریوں سے آگاہ کریں اور احساس بھی دلائیں، ایک اجلاس امتحان سے قبل، اور دوسرا بعد میں، اس پر حضرت مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے فرمایا کہ ہر علاقہ میں آٹھ، دس بااعتماد قراء مل سکتے ہیں، جن کا اجلاس بلا کر انہیں بتلایا جائے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری واعتماد آپ پر ڈال دیا ہے، اب آپ کسی پاس کو فیل یا فیل کو پاس کریں گے، تو عنداللہ آپ خود ہی مجرم ہوں گے، تو انشاء اللہ اس سے تحفیظ کے امتحانی نظم میں کافی بہتری آئے گی۔

۱۸- ......۶) حضرت مولانا فیروز خان صاحب نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ اگر مسئول ہمت وتیقظ سے کام لے تو کوئی گڑبڑ نہیں ہوسکتی، اس لئے مسئول کو چوکس و چوکنا ہو کر کام کرنا چاہیے، انشاء اللہ اس سے شکایات کا ازالہ ہو جائے گا۔

۱۹- ......۷) قاری محمد نواز صاحب نے تقریباً مولانا فیروز صاحب کی رائے وتجویز کی توثیق کرتے ہوئے کہا کہ اگر مسئول، ذمہ داری ودیانتداری سے تمام معاملات حل کرنے کی کوشش کرے، تو سب کام صحیح ہوگا۔ اگر مسئول میں کسی قسم کی کمزوری ہوگی تو اس سے پورے نظام میں غلطی وکمزوری رہے گی۔

۲۰- ......۸) ایک رائے یہ بھی پیش کی گئی کہ دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی جانب سے تمام ملحقہ مدارس کو ایک خط تحریر کیا جائے، جس میں مسئول کے اختیارات وذمہ داریوں کے حوالے سے مفصلاً آگاہ کیا گیا ہو، اس سے مسئول اور مدارس کے درمیان بعض اوقات پیدا ہونے والی غلط بیانیوں کا ازالہ ہو جائے گا۔

۲۱- ......۹) اس دوران حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے تمام حضرات کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ "ماہنامہ وفاق المدارس" وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا پالیسی ساز مجلہ ہے، یہ مدارس اور وفاق کے درمیان رابطہ کے لئے ایک پل ہے، اس لئے آپ حضرات دیگر جرائد ومجلات کا مطالعہ نہ بھی کرسکیں، لیکن اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ماہنامہ "وفاق المدارس" کا اول تا آخر ضرور مطالعہ فرمائیں۔ اس سے آپ کو

وفاق کی پالیسی اور قواعد وضوابط سے آگاہی رہے گی۔

۲۲-......۱۰) حضرت مولانا ارشاد اللہ صدیقی صاحب نے اپنی تجویز میں کہا کہ مدارس میں ریکارڈ کا رجسٹر ہونا چاہیے، جس میں داخل، خارج ہونے والے طلبہ، اور اساتذہ وغیرہ کے مکمل کوائف وحالات کی تفصیل درج ہو، تاکہ کسی وقت بھی ریکارڈ کی ضرورت ہو تو کسی قسم کی الجھن درپیش نہ ہو۔

۲۳-......۱۱) ایک رائے یہ بھی دی گئی کہ امتحان میں نگران عملہ کو درپیش شکایات کا ازالہ کیا جائے، وہ عدم حفظ کا شکار نہ ہوں، بلکہ ان کی ہر قسم کی شکایت دور کر کے تحفظ فراہم کیا جائے۔

۲۴-......۱۲) اس دوران حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے تمام مسئولین سے گزارش کی کہ وہ حضرات اپنے تعارف کے طور پر صرف مسئول ہی لکھیں، امیر یا ناظم وغیرہ نہ لکھیں۔

۲۵-......۱۳) ناظم اعلیٰ صاحب مدظلہم نے مسئولین حضرات سے یہ بھی کہا کہ اپنے متعلقہ علاقوں کے مدارس کو درپیش مسائل کے لئے مقامی علماء سے مل کر حل کرنے کی کوشش کریں، ہم سے بھی رابطہ میں رہیں، انشاء اللہ مقدور بھر تعاون کیا جائے گا۔

۲۶-......۱۴) مولانا ارشاد اللہ صاحب صدیقی کے استفسار پر حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے فرمایا کہ مسئولین کو اجلاس کے لئے آمدورفت کا کرایہ دفتر وفاق سے ادا کیا جائے گا۔

۲۷-......۱۵) اس کے ساتھ ہی ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے امتحانی عمل کو مؤثر بنانے کے لئے ایک تجویز یہ بھی دی کہ ایک مرکز میں صرف نوجوان حضرات پر مشتمل نگران یا صرف معمر حضرات پر مشتمل نگران عملہ نہ ہو، بلکہ اس کی ترتیب ایسے ہو کہ کچھ نوجوان اور کچھ معمر حضرات ہوں، تاکہ توازن برقرار رہے، نظم امتحانی میں معاون حضرات کچھ نوجوان ہوں اور سرپرستی کے لئے معمر حضرات ہوں، تو اس سے معیار ونظم امتحان مناسب رہے گا۔

۲۹-......۱۶) قاری محمد یٰسین صاحب نے اپنی رائے میں فرمایا کہ ممتحن دیانت وامانت میں اعلیٰ معیار کا حامل ہو، انہوں نے اپنی تجویز میں حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب کی پیش کردہ رائے کی توثیق وتائید فرمائی کہ ممتحن کا امتحان سے قبل وبعد میں اجلاس بلایا جائے، انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جائے، اس سے انشاء اللہ بہتری کی توقع ہے۔

امتحان کے دنوں میں حیض وغیرہ کی وجہ سے معذور طالبات کے امتحان کا طریقہ کار طے ہونے کے حوالہ سے قاری صاحب نے بات کی تو اس کے بارے میں ان کی رائے یہ تھی کہ اس کا امتحان ایام حیض کے بعد دوبارہ لیا جائے۔ اسی طرح یہ تجویز بھی دی کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان شعبہ کتب کے طلبہ کے لئے رقم الجلوس (رول

نمبر) جاری کرتا ہے، اسی طرح تحفیظ کے طلبہ کے لئے بھی اگر وفاق کی طرف سے رقم الجلوس جاری ہو جائیں تو امتحانی عمل میں مزید انضباط کا ذریعہ ہوگا۔

۲۹-......۱۷) حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب نے اپنی تجویز ورائے میں کہا کہ بعض علاقوں میں مسئول خود امتحان لیتے ہیں، جب کہ مسئول کا کام تو نگران ممتحن متعین کرنا ہے نہ کہ خود امتحان لینا، اگر وہ خود امتحان لینے شروع کردے گا تو امتحانی عمل کی نگرانی کیسے ہوگی، اس لئے مسئول حضرات خود امتحان لینے سے گریز فرمائیں۔ اسی طرح انہوں نے اپنی رائے میں یہ بھی کہا کہ بعض دور دراز علاقوں کے مدارس میں مسئولین امتحانی تاریخ کی اطلاع نہیں دیتے، بروقت ممتحنین حضرات جاکر متعلقہ مدارس کے ذمہ داروں سے تقاضا کرتے ہیں کہ بچے کدھر ہیں؟ امتحان دلوائیں اس سے الجھن پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح مفتی صاحب نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ تحفیظ کے امتحانی عمل کا دورانیہ پانچ شعبان تک ہے، پانچ شعبان آخری تاریخ ہے، لیکن بعض حضرات شعبان کے آخر تک امتحان لیتے رہتے ہیں، اس لئے حضرات مسئولین کو چاہیے کہ مقررہ ایام کے اندر ہی امتحانی نظم کو مکمل فرمائیں، تاخیر مناسب نہیں۔

حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے ان تجاویز کا خیر مقدم کیا اور ان کی تائید وتوثیق فرمائی۔

۳۰-......۱۸) ایک رائے یہ بھی سامنے آئی کہ دورانِ امتحان پرائیویٹ اور مقطوع اللحیہ طلبہ کے متعلقہ شکایات مسئول، نگران اعلیٰ اور مہتمم سمیت تینوں حضرات کو الگ الگ پہنچانی چاہئیں، تاکہ ان کے سدباب میں مؤثر کارروائی ہوسکے۔

۳۱-......۱۹) مفتی احتشام الحق صاحب نے اپنی آراء کے اظہار خیال میں کہا کہ کتب وتحفیظ کے طلباء وطالبات کا امتحان ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے، تحفیظ کے امتحان کی بھی خفیہ نگرانی ہو۔

انہوں نے مزید کہا کہ بعض تحفیظ کے مدارس والے اپنے طلبہ کو سینٹر میں بھیجنے کی بجائے ممتحن کو اپنے ہاں بلوا لیتے ہیں، اور اس کی خوب خدمت کرکے اپنی مرضی کے نمبر لگوانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے مدارس کو اس کی رعایت نہیں ہونی چاہیے، بلکہ مدارس کو متعلقہ سینٹر میں طلبہ وطالبات بھیجنے کا پابند کیا جائے۔

۳۲-......۲۰) ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے اسی دوران مسئولین حضرات کی توجہ اس چیز کی طرف بھی مبذول کرائی کہ مسئولین حضرات دورانِ امتحان علاقہ کے جید علماء کرام، مقامی بااثر حضرات، صحافیوں، سیاسی وسماجی شخصیات صوبائی وزیر اور تعلیمی شعبہ سے متعلقہ افراد کو معائنہ کرائیں اور انہیں باور کرائیں کہ بغیر کسی سیکورٹی پلان کے بیک وقت چاروں صوبوں میں ایک ہی نظم ونسق کے تحت بحمداللہ امتحانی نظم جاری وساری ہے، اس سے علماء ومدارس

کی ساکھ کے حوالے سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا، انشاء اللہ اس سے میڈیا کی پھیلائی گئی غلط فہمیاں اور دوریاں ختم ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے۔

اسی طرح ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے یہ بھی فرمایا کہ آج کل بعض پرائیویٹ اسکولوں میں تحفیظ کا شعبہ بھی قائم ہے، وہ شعبہ تحفیظ کے لئے وفاق المدارس العربیہ سے الحاق کے خواہاں ہوتے ہیں تو ان کا الحاق شعبہ تحفیظ میں وفاق کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے جدید عصری حالات کے مطابق اس بات پر زور دیا کہ ہر زمانہ میں علماء ہی نے عصری تقاضوں سے نبرد آزما ہونے کی کوشش کی۔ فلسفہ کی یلغار کا مقابلہ انہیں کی زبان میں کیا۔ دینی تفوق قائم رکھا۔ عصری تقاضے پورے کرنے کے لئے جب فارسی زبان کی ضرورت تھی تو علماء نے اسی زبان میں اسلام کی تشریح ووضاحت کی۔ موجودہ حالات میں مغربی ثقافت کی یلغار روکنے کے لئے علماء ہی کو مؤثر کردار ادا کرنا ہوگا، اس لئے دینی مدارس اپنے ہاں اپنے وسائل کی گنجائش کے مطابق عصری تعلیم کا انتظام کریں۔ جدید عصری تعلیم علماء کی زیر نگرانی چلنے والے اداروں میں دی جائے تو انشاء اللہ اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ اس کے بعد ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے سینٹر بنانے کے حوالہ سے فرمایا، امسال جو سینٹر بن گئے، فبہا، آئندہ سال سے سینٹر ضابطہ کے مطابق ہی بنائے جائیں۔ بنین کے جس مدرسہ کی اپنی ذاتی تعداد ۱۰۰ اور بنات کے مدرسہ کی ۵۰ ہوگی، اسی کو سینٹر بنایا جائے گا، کسی دوسرے کو ہرگز نہیں۔

۳۳-......۲۱) قاری تنویر احمد نے اپنی تجاویز میں کہا کہ جو طلباء وطالبات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات میں حیثیت کا انعام لیتے ہیں، تو ان پوزیشن ہولڈرز طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی کارکردگی کو نمایاں کرنے کے لئے تقریب کا اہتمام کیا جائے، جس طرح تین سال قبل اسلام آباد میں تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

ان کی یہ بھی تجویز تھی کہ جس سینٹر کا عملہ خیانت کا ارتکاب کرے، ان کی آئندہ ڈیوٹی نہ لگائی جائے، ان کی رائے کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ وفاق مدظلہم نے مسؤلین حضرات کو ہدایت جاری کی کہ اصول کے مطابق ایک نگران عملہ کو تین سال تک ایک جگہ مقرر کریں۔ پھر اس جگہ سے دوسری جگہ بھیجتے رہیں۔

اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ وفاق قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم نے تمام مسؤلین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ آپ کی قیمتی آراء کو حتمی شکل دے دی جائے گی، جس کا تعلق امتحانی کمیٹی سے ہوگا۔ انہیں امتحانی کمیٹی میں اور جن کا تعلق مجلس عاملہ کے اجلاس سے ہوگا، انہیں مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کریں گے، کثرت رائے کی بنیاد پر فیصلہ کر کے انشاء اللہ امتحان سے پہلے انہیں ماہنامہ وفاق المدارس میں شائع کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل چند اہم امور پر اظہار خیال فرمایا:

۱- آپ حضرات وفاق المدارس العربیہ کے تحت لئے جانے والے امتحانات کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کا تعاون، کردار، اس نظام کو مزید بہتر بنائے گا انشاء اللہ۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اب ایک صرف امتحانی بورڈ نہیں بلکہ تعلیمی بورڈ اور تربیت گاہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

بحمد اللہ وفاق المدارس العربیہ تعلیم وتربیت دونوں امور میں مؤثر رہنمائی کر رہا ہے۔ یہ سب آپ حضرات کے تعاون سے ہوا۔ آپ کے تعاون سے انشاء اللہ اس میں مزید نکھار آئے گا۔

۲- آپ کی شمولیت صرف ایام امتحان میں نہیں، بلکہ آپ پورے سال کے لئے مسئول ہیں۔ اپنے اپنے علاقے کے مدارس کا وقتاً فوقتاً معائنہ کریں، ان کی تعلیم وتربیت کا جائزہ لیں، ان کی جائز شکایات کے ازالہ کی کوشش کریں، مدارس سے آپ کا رابطہ قریبی ہو، اس سے انشاء اللہ آپس میں اعتماد کی فضا قائم ہوگی، علماء ومدارس کی ترقی کے لئے باہمی اعتماد انتہائی ضروری ہے۔

۳- اس وقت عالمی قوتوں کا سب سے بڑا ہدف دینی مدارس کو ختم کرنا ہے، اس کے لئے وہ مختلف حربے اور شخصیات استعمال کر رہی ہیں، ان کا سب سے خطرناک حربہ، حملہ، داخلی انتشار کے ذریعہ مدارس کی یکجہتی کو ختم کرنا ہے۔ اس لئے آپ حضرات انتہائی متیقظ رہیں، دینی وعلمی اور تربیتی انحطاط سے بچیں، تعلیم وتربیت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں، ہمارے ہاں تربیت کا شدید فقدان پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے، جس سے انارکی، خود رائی، اکابر سے بے پروائی جیسے خطرناک جرائم پیدا ہو رہے ہیں۔

طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ فرمائیں، انہیں آداب کی تعلیم دیں، آپ خود ان کے لئے عملی نمونہ ہوں، ورنہ خدانخواستہ کسی ایک طالب علم کے گستاخانہ رویہ سے مدارس وعلماء کا پورا طبقہ بدنام ہوگا۔ اسی لئے طلباء کی امتحان کے حوالے سے بھی تربیت کریں۔ امتحان سے قبل ایک دو نشستوں میں انہیں امتحانی نظم اور آداب کی بجا آوری وغیرہ کی ضرورت سے آگاہ کریں۔

۴- آپ حضرات ماہنامہ وفاق المدارس کے ذریعہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فیصلوں کا ضرور مطالعہ کریں۔ وفاق کی پالیسی سے آگاہ رہیں، آپ وفاق المدارس کے مؤقف کے ترجمان ہیں۔ یاد رکھیں کہ دشمنوں کی سازشوں کے سامنے وفاق المدارس العربیہ ایک سدِ سکندری ہے۔ اس چھتری کو قائم دائم رکھنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ اتحاد واتفاق قائم رکھنے کے لئے حتی المقدور سعی فرمائیں۔ اس سلسلہ میں کسی بھی موقع پر سکوت مت فرمائیں۔ آپ کھل کر وفاق کی ترجمانی کریں، معلومات حاصل کریں۔ دلائل سے وفاق المدارس العربیہ کے

موٴقف کی وضاحت فرمائیں، انشاء اللہ اکابر کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داری اور اعتماد کی لاج رکھیں گے۔

۵- آپ حضرات کے تعاون سے گزشتہ دنوں میں پھیلائی گئی بدگمانیوں، غلط بیانیوں اور بے بنیاد خبروں کو دم توڑنا پڑا۔ یہ ایسی خطرناک تحریک تھی جس میں شاگردوں کو اساتذہ کے مقابلہ میں لایا گیا، اصاغر، اکابر پر بہتان بازی تک سے باز نہ آئے۔ تفریق ونفرت کی داغ بیل ڈالنے کی کوشش کی گئی، کہا گیا کہ یہ جہادی ہے، یہ غیر جہادی ہے، یہ فلاں جماعت ہے، یہ فلاں جماعت سے وابستہ ہے کی بنیاد پر ہمیں آپس ہی میں تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن آپ حضرات کی ہمت، محنت اور لگن سے یہ بادل چھٹ گئے، غبار بیٹھ گیا۔ اس سلسلہ میں بھی آپ حضرات اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ اور چوکنا رہیں۔

۶- موجودہ دور میں میڈیا سے فائدہ اٹھائیں، اخبارات وجرائد کا مطالعہ کریں، علماء ومدارس کے خلاف خبر یا مضمون وکالم کا جواب دیں، جس جس ذریعہ سے جہاں جہاں تک آوازِ حق پہنچا سکتے ہو، پہنچائیں۔

۷- ایک بات انتہائی درد سے عرض کروں گا کہ اب مار کا زمانہ نہیں، اب طبائع میں انقیاد نہیں، فساد کا غلبہ ہے، خود میں نے اپنے والد صاحب سے مار کھائی ہے، لیکن اب میرا بیٹا مجھ سے مار نہیں کھاتا، اس لئے اساتذہ کرام کی اصلاح وتربیت کا انتظام ہو، بالخصوص تحفیظ القرآن الکریم کے اساتذہ کی اصلاح فرمائیں، معصوم طلباء کو آپ مار نہیں پیار واخلاق سے قرآن کی تعلیم دیں، ضرب وتشدد سے اجتناب کریں۔

۸- حالیہ دنوں میں سابق وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ نے کہا کہ لال مسجد پر حملہ اس وجہ سے کیا کہ وفاق والوں نے کہا تھا کہ خلاف شریعت کام کر رہے ہیں، یہ جھوٹ ہے، ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ لال مسجد والوں کے مطالبات سو فیصد درست اور مبنی برحق ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان مطالبات کو پورا کرے، ان کے صرف طریق کار سے اختلاف تھا، موٴقف ومطالبات سے کسی مسلمان کو بھی اختلاف نہیں ہوسکتا۔ اس لئے وفاق کی ترجمانی آپ حضرات ہر فورم ومقام پر حسب وسائل وگنجائش کریں۔

۹- موجودہ وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے اعلان کیا تھا کہ مدارس کی رجسٹریشن، غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ حل کریں گے اور ایک ویلفیئر سوسائٹی بھی بنائیں گے، میں اس وقت ملک سے باہر تھا، وہیں سے فون پر رابطہ کر کے ان سے گزارش کی کہ غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ حل ہو چکا ہے، صرف نئے آنے والے طلبہ کو حکومت ویزا نہیں دے رہی، اس سلسلہ میں بات کرنی ہے، اس لئے آپ غیر ملکی طلباء کی بجائے غیر ملکی این جی اوز، غیر ملکی ایجنسیوں اور غیر ملکی اداروں پر نگاہ رکھیں، آپ ہمیں کچھ امداد نہ دیں۔ اگر تعاون کا شوق ہے تو صرف مدارس اور مساجد کا بجلی وپانی کا بل وصول نہ کریں۔ اگر موجودہ حکومت کوئی یک طرفہ اقدام کا فیصلہ کرے گی، تو اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ مدارس کی

آزادی وخودمختاری پر جان دے دیں گے، لیکن انشاء اللہ کوئی سودابازی قبول نہیں ہوگی۔

آخر میں فرمایا کہ وفاق المدارس العربیہ سے خط، فون وغیرہ کے ذریعے معلومات کا قریبی رابطہ رکھیں، ہماری رہنمائی فرمائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بات ذہن میں رہے کہ وفاق کا فیصلہ یہ ہے کہ مدارس کے بارے میں اگر کوئی کوائف طلب کرے تو جو عام کوائف ہیں، طلبہ واساتذہ وغیرہ کی تعداد کے بارے میں، تو وہ ان کو دے دیئے جائیں۔ اگر وہ سری معاملات کی تحقیق وتفتیش کرتے ہیں مثلاً: اساتذہ وطلبہ کی تصاویر، معاونین وغیرہ کے نام تو وہ ہرگز ان کو نہ بتائے جائیں۔ بلکہ وفاق کی طرف مؤل کردیں۔ آڈٹ رپورٹ کے بارے میں حکومت سے ہمارا یہ معاملہ طے ہوا ہے کہ کسی سرکاری آڈٹ کی ضرورت نہیں، صرف ہر مدرسہ اپنے طور پر کسی بھی آڈیٹر کے ذریعے اپنی آمد وخرچ چیک کرواکر آڈٹ رپورٹ تیار کروائیں اور اسے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیں۔

اس کے بعد حضرت ناظم اعلیٰ نے ایک مرتبہ پھر مسئولین کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ دعاؤں اور تعاون کی درخواست کی، اس کے بعد مولانا عبدالغفار صاحب خطیب لال مسجد نے حضرت ناظم اعلیٰ اور مسئولین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد تین امور پر اظہارِ خیال فرمایا:

۱- آپ نے فرمایا کہ لال مسجد سانحہ کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ سانحہ لال مسجد سے قبل کا ہے، جس سے اختلاف کا حق تھا۔ اختلاف کیا بھی گیا، لیکن لال مسجد آپریشن کے بعد اختلاف کی گنجائش ہے، اور نہ کیا گیا۔ اربابِ وفاق المدارس نے اس موقع پر تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ وفاق نے آپریشن کی حمایت نہیں کی، اب غیروں کے اشاروں پر وفاق کو بدنام کیا جارہا ہے۔ ہم نے ہمیشہ اکابرِ وفاق کا دفاع کیا ہے۔

۲- سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق جامعہ حفصہ کی ایک سال کے اندر اندر دوبارہ تعمیر، خرچ کی ادائیگی، تعمیر کے مکمل ہونے تک جامعہ حفصہ کی طالبات کا جامعہ فریدیہ میں تعلیم کا انتظام کرنا اور جامعہ فریدیہ کو کھولنا، لیکن سال مکمل ہونے کو ہے، اس پر کچھ بھی عمل درآمد نہیں ہوا، تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے جس مطالبہ کے پیچھے طاقت نہ ہو، تو وہ پورا نہیں ہوتا۔

۳- اسی طرح مولانا عبدالعزیز صاحب کی رہائی کا مسئلہ ہے تو ان سب کے حل کے لئے مشترکہ آواز واتحاد واتفاق کی ضرورت ہے۔ لوگوں نے طاقت کے بل پر سنگین سے سنگین کیس معاف کروالئے ہیں۔ اس لئے جب تک پشت پر طاقت نہ ہو، حکومت مطالبات نہیں سنتی ہے، اس لئے ہم اتحاد واتفاق پیدا کریں۔ انشاء اللہ اس سے مطالبات پورے ہوجائیں گے۔ اس سلسلے میں ۲۷ جون کو اسلام آباد میں مظاہرہ ہوگا۔ ٦ جولائی کو لال مسجد میں شہداء لال مسجد کانفرنس کا انعقاد ہوگا۔ آپ حضرات تشریف بھی لائیں اور دعا بھی کریں۔